Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ منگل - ۱۳ - شوال ۱۴۱۳ھ، ۶ - شہادت ۱۳۷۲ ہش، ۶ - اپریل ۱۹۹۳ء نمبر ۷۹

گناہ کی جڑ

یاد رکھنے کے لائق نکتہ یہی ہے کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جن کے کرنے سے سچی پاکیزگی اور طہارت سے انسان دُور جا پڑے۔ خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کا وصال ہی سچی راحت اور حقیقی آرام ہے۔ پس خدا سے دُوری اور الگ ہونا بھی گناہ اور باعثِ دکھ اور رنج و مصیبت ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنی تقدیس کی وجہ سے پسند نہیں کرتا وہی گناہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نیک چلنی نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ مدارج تک پہنچنے کیلئے نصائح

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک اہم ارشاد محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے عید کے خطبہ میں مورخہ ۲۵ - مارچ ۱۹۹۳ء کو بیت الاقصیٰ میں پڑھ کر سنایا۔ احباب کرام کے افادہ کے لئے یہ بابرکت ارشاد پیش کیا جا رہا ہے۔

میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بودوباش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنج وقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے (-) یا حقوق عباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت اور ارادت ہے اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دُور کرو۔ اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔ اور چاہیئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہیئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔

یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتداء سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو (-) اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اُٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً

باقی صک پر

ضرورت انسپکٹر مال وقف جدید

نظامت مال وقف جدید کو فوری طور پر ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں امیر صاحب / صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ ۲۰ اپریل ۱۹۹۳ء تک نظامت مال وقف جدید کو بھجوادیں۔

امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ درخواستوں کے ساتھ تعلیمی سرٹیفکیٹ کی نقول بھجوانا ضروری ہے۔ (ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد شریف صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ آجکل اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن تاحال بیماری پر پوری طرح قابو نہیں پایا جا سکا۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت

مکرم ڈاکٹر محمد احمد محمود قریشی صاحب میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ اطلاع دیتے ہیں:

میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الرفیق راحت اہلیہ برادرم ڈاکٹر ناصر عتیق احمد صاحب حال مانٹریال کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۳ء کو پہلے فرزند سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام "فائز عتیق احمد" رکھا ہے۔

نومولود مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب حال کینیڈا کا پوتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ بچہ صالح اور خادم دین بنے نیز صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶۔ شہادت ۱۳۷۲ ہش ۶۔ اپریل ۱۹۹۳ء

دنیا اور دین میں توازن

ہمارے سامنے امور دنیا بھی ہیں اور امور دین بھی۔ بعض لوگ امور دنیا کو اپنی توجہ کا مرکز بنا لیتے ہیں اور امور دین کو یکسر بھلا دیتے۔ بعض لوگ امور دین میں اتنے محو ہو جاتے ہیں کہ دنیا کے تمام شعبوں سے دستبردار ہو جاتے ہیں۔ گویا ایک قسم کے لوگ دین کو بیکار سمجھتے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ دنیا کو اور تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو امور دین میں بھی شغف رکھتے ہیں اور دنیا کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے۔ اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔ ہزاروں انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے مگر بعض اوقات پرانی عادت یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے"

حضرت اقدس کا یہ ارشاد ایسے لوگوں کے لئے ہے جو عام طور پر تو دین ہی کو مقدم رکھتے ہیں لیکن بعض اوقات دنیا کی محبت غالب آ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے حضرت اقدس مزید فرماتے ہیں:

"ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے پاک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیوی کی حیثیت نہ سمجھیں۔ اور قسم قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جائیں۔"

دنیا بھی ہمارے سامنے ہے۔ اور دین بھی ہمارے سامنے ہے۔ اور یہ دونوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ان دونوں میں توازن کی ضرورت ہے۔ اور اس توازن میں حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق پلہ دینی امور کا بھاری ہونا چاہیئے۔ یعنی دنیا کی کوئی بات رہ جائے تو رہ جائے لیکن دین کا کوئی شعبہ خالی نہیں رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس توازن کی توفیق دے۔ اور اس توازن میں ہم دین کو ہمیشہ ترجیح دیں۔ یہ ترجیح ہی اصل دینداری ہے۔

جس نے دنیا بہت کمائی ہے
اور رکھا ہے دین کا بھی خیال
اس کا ماضی بھی ہے درخشندہ
حال بھی اس کا ہے رہینِ جمال

——— ابوالاقبال

○

وہی غم ہیں زندگی کے وہی حسرتوں کے ساماں
کہیں گر رہی ہے بجلی کہیں اٹھ رہے ہیں طوفاں

مرا دل غریب ٹھہرا مرے دل کی لاج رکھ لے
تری اِک نظر کی قیمت مرے عمر بھر کے ارماں

مجھے لذّتِ الم سے کیا آشنا انہی نے
دمِ دوستاں سلامت غمِ زندگی فراواں

تری بے حجابیوں سے دلِ طُور پارہ پارہ
تنگ و تازِ عشق مشکل تب و تابِ حُسن آساں

کبھی لُٹ گئے ہیں رہ میں کبھی رُک گئے ہیں چل کر
کہیں رہزنوں سے ترساں کہیں رہبروں پہ حیراں

جو نصیؔر گھر گئے تھے غمِ زندگی میں یکسر
اُنہی دِل زدوں کا آخر ہُوا خود خدا نگہباں

نصیر احمد خان

عہدیداران کا فرض

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصّہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصّہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ (۵۳ء) کے موقعے پر بھی بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمد کا چوتھائی، نصف یا تین چوتھائی یا اللہ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دیدے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

فرمودات ۵ رنومبر ۱۹۵۴ء

غالباً پچھلے سال یا پچھلے سے پچھلے سال میں نے خدام کو یہ نصیحت کی تھی کہ یک جہتی اور یک رنگی بھی طبائع پر نیک اثر ڈالتی ہے اور اس کی اہمیت کو دین حق نے اتنا نمایاں کیا ہے کہ نماز جو ایک عبادت ہے اس میں بھی یک رنگی اور یک جہتی کا حکم دیا ہے۔ سب کے سب نمازی ایک طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔ سیدھی صفوں کا حکم ہوتا ہے اور تمام کے تمام نمازیوں کو ایک خاص شکل پر کھڑے ہونے کا ارشاد ہوتا ہے۔ میں نے توجہ دلائی تھی کہ خدام جو کھڑے ہوتے ہیں تو مختلف شکلوں میں کھڑے ہوتے ہیں اور میں نے کارکنوں سے کہا تھا کہ وہ اس کی اصلاح کریں اس وقت تو تقریر کے بعد ایک دو دن تو اصلاح نظر آئی مگر پھر وہ اصلاح نظر نہیں آتی۔ چنانچہ اب میں دیکھتا ہوں کہ سارے کے سارے اس رنگ میں رنگے ہوتے ہیں کہ کچھ تو تم میں سے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں کچھ تم میں سے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں۔ کچھ تم میں سے ہاتھ کھلے چھوڑ کر کھڑے ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ تم نے کوئی ایک طریقہ اپنے لئے پسند نہیں کیا۔ اور تمہارے افسروں اور کارکنوں نے تمہیں یک رنگ اختیار کرنے کی ہدایت نہیں دی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ باتیں معمولی ہیں مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ان باتوں کا قلوب پر اثر پڑتا ہے۔ مثلاً صف میں کسی کا پیر اگر ذرا آگے ہو جائے یا پیچھے ہو جائے تو یہ ایک معمولی بات ہے۔ اور جہاں تک عبادت سے تعلق ہے اس سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس قوم کی صفیں ٹیڑھی ہو گئیں۔ اس کے دل بھی ٹیڑھے کر دیئے جاتے ہیں تو دیکھو ایک چھوٹی سی بات کا کتنا عظیم الشان نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے پھر دیکھنے والوں پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے چنانچہ ہم فوجوں کو دیکھتے ہیں تو سب فوجی ایک ہی شکل میں نظر آتے ہیں۔ یورپ میں فوجوں کو مارچنگ کے وقت خاص طور پر ہدایت ہوتی ہے کہ سارے فوجی ایک طرح سے چلیں۔ پیروں کے متعلق ہدایت ہوتی ہے کہ اس طرح پیر مارنا ہے سینہ کے متعلق ہدایت ہوتی ہے کہ اتنا سینہ تاننا ہے گردن کے متعلق ہدایت ہوتی ہے کہ اس طرح گردن رکھنی ہے۔ اس کا دیکھنے والوں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک مسلمان آیا تو اس نے اپنی گردن جھکائی ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ مارا اور فرمایا کہ اسلام اپنے جوبن پر ہے پھر تو اس طرح اپنی مردہ شکل کیوں بناتے ہوئے ہے تو حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ظاہری شکل اس کے باطن پر دلالت کرتی ہے اور اس کی باطنی حالت کا اس کے ہمسایہ پر اثر پڑتا ہے۔

بقیہ : کالم ۴

نہ ہو تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہ رہتی۔ پس ہمیں دوسری دعا یہ بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہم متقیوں کی وہ جماعت ہوں جس کے مقابل پر اللہ کی نظر میں دنیا کی ہر دوسری چیز قربان کئے جانے کے لائق ہو اور دنیا میں یہ ایک عظیم الشان معجزہ رونما ہو کہ متقیوں کی یہ جماعت جو ساری کائنات کی سردار مقرر کی گئی ہے۔ یہ ساری دنیا کی خادم بن کر ان پر نچھاور ہوتے ہوئے ان کے لئے قربانیاں کرتے ہوئے ان کی بھلائی کے لئے دعائیں کرتے ہوئے ان کو اپنی ذات میں ضم کرتی ہوئی چلی جائے۔

بیک وقت کی سرداری اور بیک وقت کی خادمانہ حالت یہ بھی ایک ایسا ...... تصور ہے جس کا باہر کی دنیا میں کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اصول سکھایا اور یہ راز سمجھایا کہ ..... اگر تم حقیقتاً دنیا کے سردار ہو اگر خدا کی طرف سے سیادت کا تاج تمہارے سروں پر رکھا گیا ہے۔ تو حق دار اسی وقت تک رہو گے جب تک کہ باقی دنیا کی خدمت میں لگے رہو گے۔ اگر خدمت لینے کی خاطر سردار بننے کی کوشش کرو گے تو یہ سرداری تم سے چھین لی جائیگی

حضور کا یہ خطبہ الفضل ۵ رجولائی ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا تھا اور اس کے بعد یہ اقتباس الفضل ۷ دسمبر ۱۹۸۲ء میں شائع کیا گیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔

سب سے پہلے تو جماعت احمدیہ کو خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ ہم لوگ نیک اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے بنیں۔ فاسق اور بد اولاد پیچھے چھوڑ کر جانے والے نہ بنیں۔ اور یہ چیز دعا کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ نصیحت دعا ہی کے رنگ میں ہمیں سکھائی گئی ہے اور خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ دعائیں کرو گے تو اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر سکو گے۔ اگر محض اپنی تربیتوں پر انحصار کرو گے یا اپنی کوششوں پر بھروسہ کرو گے تو یہ اعلیٰ مقصد تمہیں نصیب نہیں ہوگا۔ پس بہت دعا کرنی چاہیئے اپنی اولاد کے لئے اور دعا صرف بچوں کی پیدائش کے بعد ہی نہیں پیدائش سے پہلے بھی کرنی چاہیئے۔ بعض دفعہ تو انبیاء نے ایسی دعائیں کیں کہ سینکڑوں سال بلکہ ہزاروں سال بعد آنے والوں کے لئے بھی انہوں نے دعائیں کیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی عمارت اٹھاتے ہوئے آنحضرت سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو دعائیں کیں وہ ہزاروں سال بعد میں پیدا ہونے والے ایک بچہ ہی کے لئے تو دعا تھی۔ پس صرف یہی نہیں کہ اپنی اس اولاد کے لئے دعائیں کرو جو آپ کے سامنے حاضر کے طور پر پیش ہو چکی ہو بلکہ اس اولاد کے لئے بھی دعائیں کرو جس کا کوئی وجود ابھی نہیں بنا۔ اس اولاد کے لئے بھی دعائیں کرو جو نسلاً بعد نسلاً پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اور قیامت تک آپ کی ذریت کے طور پر دنیا میں باقی رہے گی۔ ان سب کے لئے تقویٰ کی دعا کو اولیت دیں اور سب سے زیادہ اس دعا کی طرف توجہ کریں۔

دوسری بات میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ ...... محض قوموں کی سرداری عطا ہو جانا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر فاسق بدکاروں بے عمل لوگوں کی سرداری نصیب ہو تو وہ سرداری بجائے فخر کے ایک لعنت بن جاتی ہے۔ چنانچہ فرعون کو جس قوم کی سرداری نصیب ہوئی۔ وہ اس کے لئے بھی لعنت تھی اور قوم کے لئے بھی وہ سرداری لعنت بن گئی۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سرداری کو اہمیت محض تقویٰ ہی سے ہے۔ اگر متقی لوگ تمہارے پیچھے ہوں گے۔ اگر متقی لوگ تمہارے پیرو تمہارے بنیں گے تو اس سرداری کو قابل توجہ، قابل فخر۔ قابل فخر تو نہیں کہہ سکتے مگر اس لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جائیں تو ایسی سرداری حاصل کی جائے جس کو دنیا و آخرت میں اللہ کی نظر میں کوئی قیمت ہے اس کے سوا سیادت اور قیادت کے کوئی بھی معنے نہیں۔ پس ہماری دعا ہونی چاہیئے، آپ کی میرے لئے اور میری آپ کے لئے۔ آپ اپنے رب کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تقویٰ نصیب فرمائے۔ ایسا تقویٰ جو اس کی نظر میں قبولیت اور اس کی درگاہ میں مقبولیت کے قابل ہو اور میری ہمیشہ یہ دعا رہے گی کہ مجھے بھی اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ تقویٰ عطا فرمائے۔ کیونکہ بحیثیت آپ کے امام کے ...... مجھے جتنی زیادہ متقیوں کی جماعت نصیب ہوگی۔ اتنی ہی زیادہ ہم ..... عظیم الشان خدمت کر سکیں گے۔ احمدیت کو اتنی ہی زیادہ قوت نصیب ہوگی۔ اتنی ہی زیادہ احمدیت کو عظمت نصیب ہوگی۔ محض اعداد کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ روحانی دنیا میں اعداد کے ساتھ فضیلتیں نہیں ناپی جاتیں ....

پس حقیقت میں خدا تعالیٰ کے ہاں قیمت اقدار کی ہوا کرتی ہے۔ تعداد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اور وہی تعداد باعث برکت ہوتی ہے جو اعلیٰ اقدار کے نتیجہ میں خود بخود نصیب ہو جایا کرتی ہے جب کسی قوم میں زندہ رہنے کے قابل قدریں پیدا ہو جائیں۔ جب تقویٰ کا معیار بلند ہو جائے تو اتنی عظیم الشان مقناطیسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ باہر کی دنیا کی تعداد خود بخود کھنچی چلی آتی ہے۔ اور تقویٰ والوں کے ساتھ آکر ہم آہنگ ہونے لگتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی تقدیر ظاہر ہوتی ہے اور عددی غلبہ بھی نصیب ہو جاتا ہے مگر اس عددی غلبہ کی قیمت اس کی حیثیت محض یہ ہے کہ اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب ہو تو قدر کے لائق ہے اگر یہ تقویٰ کے تابع نصیب

باقی کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ

۸ ۔ مارچ ۱۹۹۳ء

طاہرہ مظہر علی ۸ مارچ ۱۹۹۳ء کے فرنٹیئر پوسٹ میں شائع شدہ اپنے مضمون "مساوات کے لئے جنگ" میں لکھتی ہیں۔

آج (۸ مارچ ۱۹۹۳ء) لکھوکھا عورتیں تمام دنیا میں عورتوں کا عالمی دن منا رہی ہوں گی۔ وہ ان تمام مسائل پر بحث و تمحیص کریں گی جن کا اثر ان کے بچوں کی زندگیوں پر اور ان کے ممالک پر پڑتا ہو وہ آج اپنے مسائل پر دنیا کی توجہ مرکوز کرنے کے لئے اپنی سکیمیں تیار کریں گی۔

یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک ہم اپنے آپ کو خود اس بات کے لئے تیار نہ کریں ہم معاشرے میں مساوات حاصل نہیں کر سکتیں اور نہ ہی اس معاشرے کی مسلسل ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔

دنیا کے باقی تمام ممالک کی طرح ہمارے ملک میں بھی عورتوں کے مسائل حل کرنے میں بہت سی مشکلات حائل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مشکلات پرانے اور نئے نو آبادیاتی نظام، فرقہ واریت فسطائی حکومتوں اور مذہبی منافقت کی پیدا کردہ ہیں۔

اب یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ عورتیں معاشرے میں ایک اہم اقتصادی، سماجی اور سیاسی طاقت کی حامل ہوتی ہیں جس کے بغیر کوئی معاشرہ صحیح طور پر چل نہیں سکتا۔ لیبر فورس کے طور پر ہر ملک کی مادی ترقی کی دوڑ میں برابر کا حصہ لے رہی ہیں اور یہ ایک کافی وجہ ہے کہ ان کو برابر کے ایسے حقوق دئے جائیں جو انہیں انصاف اور وقار مہیا کریں۔

اس بدلتی ہوئی دنیا میں عورتوں کی تحریکوں کے لئے ازحد ضروری ہے کہ وہ نہ صرف عورتوں کی آزادی کے لئے جدوجہد کریں بلکہ اپنی تمام سوسائٹی اور اس سے آگے بڑھ کر اپنے ملکوں کی صحیح آزادی کے لئے کام کریں۔

آج کے پاکستان میں جب کہ جنرل ضیاء کی باقیات ہم پر مسلط ہیں، ہم مذہبی رسوم پر ہی زور دے رہے ہیں جو کہ اسلام کے غلط استعمال کی کوشش کے مترادف ہے۔ ہم مذہب کو سرمایہ داری کے محافظ کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس کو اسلام کا نام دیتے ہیں۔ موجودہ سسٹم جو ملاؤں اور "سٹیٹس کو" والوں کی پیداوار ہے کا پہلا ہدف عورتیں ہیں۔ مذہبی رسوم جو کہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے نام پر پیش کی جاتی ہیں۔ دراصل پہلے سے موجود سماجی اقتصادی نظام کی حفاظت کے لئے سیاسی حربے ہیں۔

افغان جہاد کے دوران جب مجاہدین نے ایک گاؤں کو فتح کیا تو انہوں نے اس گاؤں کی تمام عورتوں کو مال غنیمت سمجھتے ہوئے پاکستان لا کر فروخت کر دیا۔ کیا اسلام کو اس طرح استعمال کرنا باعثِ شرم نہیں ہے بیچارے جاہل عوام الناس اس قسم کی غلط باتوں کو جو اسلام کے نام پر پیش کی جاتی ہیں اپنی لاعلمی کی وجہ سے ان میں یقین کر لیتے ہیں۔

مختلف پارٹیوں سے منسلک خواتین کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہیئے کہ ان کی پارٹیوں کے منشور میں عورتوں کے لئے مساوی حقوق کا اعلان کیا جائے اور ان کے لیڈر عورتوں کے لئے مساوی حقوق کے علمبردار ہوں ......

خواتین کو اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ عورتوں اور لڑکیوں کے لئے تعلیمی سہولیات مہیا کی جائیں۔ دیہات میں تعلیم عام کرنے کے لئے اور ایسا معاشرہ پیدا کرنے کے لئے جو کم از کم پڑھ اور لکھ سکے۔ زیادہ سے زیادہ پرائمری سکول کھولے جائیں۔

کارکن خواتین کو چاہیئے کہ وہ محلہ محلہ جائیں اور معلوم کریں کہ وہاں خواتین کو کون سے مسائل درپیش ہیں۔ ان کو حفظانِ صحت کے متعلق تعلیم دیں اور ان میں سے لیڈرشپ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں عورتوں کو خواندہ بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور ان کو خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق آگاہ کرنا چاہیئے اور ان میں یہ شعور پیدا کرنا چاہیئے کہ ہماری ملکی اور خاندانی زندگی میں یہ چیز کتنی ضروری اور اہم ہے۔

عورتیں ہمیشہ سے ہی اپنے ہمسائیوں سے دوستانہ تعلقات رکھتی رہی ہیں اسی طرح دنیا کے تمام ممالک کی عورتیں بھی ایک دوسرے سے ایسے ہی تعلقات رکھتی ہیں۔ اس لئے ہم بھی دوسرے ممالک کی بہنوں کے ساتھ مل کر امن اور ترقی کے لئے کام کرتی رہیں گی کیونکہ ترقی کے لئے امن بنیادی ضرورت ہے۔

ہمیں برصغیر میں اسلحہ کی دوڑ کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیئے۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں کی خواتین کو مل کر اسلحہ کے ذخیرے جمع کرنے کے خلاف مطالبات پیش کرنے چاہئیں تاکہ اس طرح سے بچائی گئی رقوم لوگوں کی حالت بہتر بنانے پر خرچ کی جا سکیں۔ اس سلسلے میں کانفرنسیں سیمینار متحدہ میٹنگز منعقد کی جانی چاہئیں تاکہ دونوں طرف سے اس مسئلہ پر ہم آہنگی پیدا کی جا سکے۔

غریبی کو ختم کرنے کے لئے سیاسی پارٹیوں کی طرح صرف نعرے بلند کرنے پر اکتفا کرنا کافی نہ ہو گا بلکہ حقائق کا سامنا کرتے ہوئے غربت کے خاتمے کے لئے ضروری اقدامات کا جائزہ لینا ہو گا۔

اگرچہ خواتین اپنی اس جدوجہد میں کافی آگے بڑھ چکی ہیں لیکن آج تک کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا تجزیہ کیا جانا چاہیئے تاکہ اس تجزیہ کی روشنی میں ہم خوشحالی اور حقیقی آزادی کی طرف آگے قدم بڑھا سکیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آج کے دن تمام دنیا کی خواتین متحد ہو کر تمام کرۂ ارض میں ہونے والی زیادتیوں کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں گی۔ اور روزانہ ہونے والے ریپ لوٹ مار اور گھروں کی تباہی جیسے جرائم کو ختم کیا جائے گا۔ وہ چاہے یورپ میں ہوں یا ایشیا میں یا افریقی ممالک میں۔

ہمارے نوجوانوں کو صحیح رنگ میں تعلیم دی جانی چاہیئے تاکہ ان میں بنی نوع انسان کی حفاظت اور محبت کے جذبات پیدا ہوں۔ نفرت سے ناراضگی پیدا ہوتی ہے اور نفرت کی بنیادوں پر کوئی عمارت تعمیر نہیں کی جا سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے موجودہ تعلیمی نصاب کو موجودہ دنیا کی صورت حالات کے مطابق بغیر کسی خوف اور جھجک کے از سر نو ترتیب دیا جانا چاہیئے تاکہ وہ ان اعلیٰ جذبات کے مطابق کام کر سکیں۔

ہمیں یہ مطالبہ کرنا چاہیئے کہ ان تمام تشدد آمیز طور طریقوں کا خاتمہ کیا جائے جو عام طور پر اقتدار پر متمکن لوگ اپنے مخالفوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔

ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہر قسم کے مجرمانہ فعل کے لئے ضیاء الحق کے مذہبی نظریات کے مطابق اسلام کا نام استعمال کرنے کے طریقہ کار کو ختم کیا جائے۔

ان تمام نام نہاد اسلامی طریقوں کے ذریعے سے سیاسی استحصال کے طور پر حاکم طبقہ نے جان بوجھ کر اپنے غیر منصفانہ اور زوال پذیر نظام کو بحال رکھنے کے لئے استعمال کیا ہے۔

ملک میں اسلامائزیشن کا عمل جس کو پاکستان کی مذہبی پارٹیوں کی تائید حاصل ہے اور جو ضیاء کے مذہبی نظریات کے انتہائی مداح ہیں نے ہمارے معاشرے کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

ہمیں حقائق کا سامنا کرنا چاہیئے اور اپنی ذات اور اپنے معاشرے کی حفاظت کے ذرائع معلوم کرنے چاہئیں۔

خواتین کا عالمی دن زندہ باد۔ خواتین کا باہمی اتحاد زندہ باد۔ تاکہ ان کے اور ان کے بچوں کے حقوق اور مستقبل کی حفاظت کی جائے۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۸ ۔ مارچ ۱۹۹۳ء

انگریزی اخبار دی نیوز کے ۱۸ مارچ ۱۹۹۳ء کے خطوط کے کالم میں راولپنڈی سے حیدر یوسفزئی لکھتے ہیں کہ اس صدی کے آخری دو دہاکوں میں عجیب و غریب واقعات ہوئے ہیں ان میں سے ایک تو سوویت یونین کا ٹوٹ پھوٹ جانا ہے اور دوسرا جنوبی افریقہ سے نسلی امتیاز کی پالیسی کے ختم کرنے کے اقدامات اور تیسری یہ بات کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے متعلق گفتگو آج سے دس سال پہلے اس بات کا خیال کرنا بہت بڑی بات سمجھا جاتا کہ ایک دن اسرائیل اور اس کے عرب دشمن میڈرڈ میں آمنے سامنے بیٹھ کر گفت و شنید کریں گے تاکہ امن قائم کیا جا سکے۔ یہ بات تو درست ہے کہ اس میں بہت سی مشکلات پیش آئی ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے کہ دونوں اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ ایک دوسرے سے گفت و شنید کرنی چاہیئے۔

حال ہی میں مہت سے فلسطینیوں کی ملک بدری سے ایسے لگتا ہے کہ قیام امن کی گفت و شنید میں رکاوٹ پڑ گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے لیکن یہ بات اعتماد کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ عنقریب طرفین پھر گفت و شنید کی میز پر آموجود ہوں گے۔ یہ ممالک جو دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں۔ مثلاً ترکی اور مصر نے اسرائیل کے وجود کو تسلیم کر لیا ہوا ہے۔ پاکستان کے بہت بڑے دوست پیپلز ریپبلک آف چائنا اور اس کا انتہائی مخالف ہندوستان بھی آگے بڑھے ہیں اور انہوں نے بھی اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے اور آخر کار تنظیم آزادی فلسطین نے بھی اسرائیل کے وجود کو مان لیا ہے جبکہ وسطی ایشیا کی ریاستوں کی اکثریت اسرائیل کے ساتھ سیاسی تعلقات بھی رکھتی ہیں اور اقتصادی تعلقات بھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل دنیا میں زراعت کی ٹیکنالوجی کا کرغستان ازبکستان اور کازغستان میں ایک بہت بڑا ذریعہ بن گیا ہے۔

میں اپنی وزارت خارجہ سے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا۔ پاکستان کس بات کا انتظار کر رہا ہے؟ اس ساری بات میں انتہائی خوفناک پہلو یہ ہے کہ ہندوستان اور اسرائیل کے آپس میں سفارتی تعلقات ہیں۔ ان دونوں کی باہمی سازشیں جو پاکستان کے خلاف ہیں وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ اور شاید اسی وجہ سے ہمیں بھی آگے بڑھنا چاہیئے اور اسرائیل کو تسلیم کر لینا چاہیئے تاکہ ہم توازن قائم رکھ سکیں۔

غالباً مغربی ایشیا کی مسلمان ریاستیں تو اپنے ذہن میں کچھ رکاوٹیں محسوس کرتی ہوں گی کہ ہم ایک ایسے ملک کو تسلیم کر لیں جو ان کے پہلو میں ایک کانٹے کی طرح کھٹکتا رہا ہے لیکن جہاں تک پاکستان کی حکومت کا تعلق ہے اسے اس بات کو معیار نہیں بنانا چاہیئے (اسرائیل کے ساتھ تعلقات پیدا کرتے ہیں) ہمیں آگے بڑھنا چاہیئے اور اسرائیل کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت بین المملکتی سیاست میں تعلقات سیاسی دلچسپیوں کی وجہ سے قائم کئے جاتے ہیں نہ کہ مذہب کی بنا پر۔

فرنٹیئر پوسٹ

19- مارچ 1993ء

انگریزی روزنامہ دی فرنٹیئر پوسٹ کے 19 مارچ 1992ء کے شمارے میں سلیم احمد ملک کہتے ہیں:

انسانی حقوق کمیشن برائے پاکستان کے ایک بنیادی ممبر ہونے کی حیثیت سے میں کہوں گا کہ آپ کے پرچے کی نوازش (HOSPITALITY) سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انسانی حقوق کے ایک ایسے مسئلے پر اپنے خیالات کا اظہار کروں جس کا احمدیہ جماعت سے تعلق ہے اگر پاکستان کی تاریخ کو صحیح تناظر میں سراہا جائے اور اس سلسلے میں کسی تعصب کا اظہار نہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ اس جماعت نے اس ملک کے قیام میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ یہی بات اس بات کا موجب تھی (دوسری باتوں کے علاوہ) کہ اس وقت ملک کے بانی نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ کے عہدہ پر متعین کیا۔ یہ بات بالکل مناسب ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے متعلق یہ بھی ذکر کیا جائے کہ وہ 1931ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے تھے۔ بعد میں ان پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مسلم لیگ کی طرف سے 1947ء میں باؤنڈری کمیشن کے سامنے پیش ہونے کے لئے چنا گیا۔ اور انہوں نے (چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے) اتنی قابلیت کے ساتھ اس کیس کو نبایا کہ ان کے مخالف انڈین نیشنل کانگرس کے وکیل سر سینٹل واڈ نے بھی ان کی کارکردگی کو داد تحسین دی۔ پاکستان کے پریس نے بھی بہت عمدہ الفاظ میں آپ کی تعریف کی۔ 1953ء کے اعلیٰ سطح کے انکوائری کمیشن جس کے ایک رکن چیف جسٹس محمد منیر تھے اور یہ باؤنڈری کمیشن کے بھی رکن تھے اور ایک بہت بڑے جج مسٹر ایم آر کیانی نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو خوب خوب داد و تحسین سے نوازا۔ یہ بھی باؤنڈری کمیشن کے سلسلے میں تھا۔ اس کے بعد قائد نے چوہدری ظفر اللہ خان کو اقوام متحدہ میں بھیجا تاکہ وہ اپنے ملک کی نمائندگی کریں جہاں ہندوستان نے کشمیر کے مسئلے کے سلسلے میں اقوام متحدہ سے شکایت درج کر رکھی تھی۔ وہاں بھی آپ نے (سر محمد ظفر اللہ خان نے) پاکستان کے کیس کو اتنی قابلیت کے ساتھ پیش کیا کہ شکایت کرنے والی پارٹی کو دفاع پر اترنا پڑا اور آخر کار چوہدری صاحب نے اپنی بہتر وکالت کی وجہ سے اس مسئلے کو جیت لیا اور اقوام متحدہ سے دو قرار دادیں منظور کرا لیں جن کا مقصد یہ ہے کہ کشمیر میں منصفانہ رائے شماری کروائی جائے اس کے بعد آپ نے پاکستان کے لئے کئی اعزازات حاصل کئے۔ مثلاً آپ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب کئے گئے۔ دو دفعہ آپ عالمی عدالت انصاف کے رکن منتخب کئے گئے۔ اور آخر کار آپ اس عدالت کے صدر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ اب تک وہی صرف ایک ایسے شخص ہیں جو اقوام متحدہ کے بھی صدر منتخب ہوئے اور عالمی عدالت انصاف کی صدارت کا عہدہ بھی آپ کے پاس رہا۔

ان کے علاوہ ایک اور شخص جسے عالمی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور جو اسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ پروفیسر عبد السلام ہیں جنہوں نے 1979ء میں فزکس کا نوبل انعام حاصل کیا۔ ڈاکٹر سلام فزکس کی دنیا میں ایک بہت معزز نام ہے اسی لئے وہ متعدد سائنس اکیڈمی کے ممبر چنے گئے ہیں یہ وہ سائنس اکیڈمی ہے جو اپنی ذات میں ایک نہایت اعلیٰ ادارے سمجھے جاتے ہیں۔ یہ ادارے امریکہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ سوویت یونین سے بھی۔ برطانیہ فرانس اٹلی سویڈن پولینڈ ہندوستان اور اسی طرح پانچ براعظموں میں مختلف ملکوں سے بھی۔ اس وقت آپ تیسری دنیا کی اکیڈمی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی جو ٹریسٹ میں واقع ہے کے سربراہ ہیں۔ آپ نے ایک دفعہ بتایا تھا کہ برطانیہ کی حکومت نے 1979ء سے پہلے آپ کو اپنے ملک کی شہریت پیش کی تھی۔ لیکن آپ نے اس لئے انکار کر دیا کہ اگر خدا کے فضل سے انہیں نوبل انعام ملا تو اس کا اعزاز پاکستان کو جانا چاہیئے۔ پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک کا اس سلسلے میں نام نہ لیا جائے

1988ء میں آپ کو فیض میموریل لیکچر دینے کے لئے بلایا گیا اس موقعہ پر حاضرین نے آپ کو دل کھول کر داد دی حاضرین کے لئے یہ بات حیرت کا باعث تھی کہ آپ نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ ان میں اور فیض میں ایک امر مشترک ہے اور وہ یہ کہ دونوں کو ان کے اپنے ملک نے اپنانے سے انکار کیا ہے۔

1965ء میں ہندوستان کے ساتھ جو جنگ ہوئی تھی۔ اس کے سلسلے میں یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لیفٹیننٹ جنرل اختر ملک نے چھمب جوڑیاں کے سیکٹر میں خوب تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے ہندوستانی ہائی کمان کی ساری سٹراٹیجی STRATEGY کو بدل دیا۔ یہ صاحب بھی اسی جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی طرح لفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک نے چونڈہ میں ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ لڑی اور اپنے سینیئر کمانڈر کے حکم پر واپس آجانے سے انکار کر دیا۔ یہ دونوں بھائی 1965ء کی جنگ کے بہت معروف ہیرو ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ ساری قوم کے ہیرو ہیں۔

1971ء میں جو جنگ ہندوستان سے لڑی گئی اور جس میں صرف چھمب کے علاقے ہی میں آگے بڑھنے کا موقعہ ملا تھا اس موقعہ کا سہرا میجر جنرل افتخار جنجوعہ کے سر بندھتا ہے۔ آپ بھی اسی جماعت کے رکن تھے اور آپ کی تدفین ربوہ میں ہوئی۔

اوپر بیان کی گئی مثالیں اس جماعت کی حب الوطنی کی روح کا ایک چھوٹا سا مظاہرہ ہے۔ یہ وہ حب الوطنی ہے جو اس جماعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور ایسے لگتا ہے کہ یہ بات ان کی بنیادی تربیت کا نتیجہ ہے۔ یہ بات مختلف انتہا پسند گروپوں جو معاشرے کے مختلف مذہبی گروہوں میں نفرت پھیلانے کا باعث ہیں جیسا کہ ہفت روزہ لاہور مورخہ 28 نومبر 1992ء میں شائع کیا گیا ہے ان کی وجہ سے ان پر درج ذیل عدالتی کیس دائر ہیں۔ کلمہ طیبہ کی وجہ سے 718، شعار اسلامی استعمال کرنے کی وجہ سے 729، نماز پڑھنے کی وجہ سے 645، ان کی 109 عبادت گاہوں کی یا تو بے حرمتی کی گئی یا مذہبی متعصب لوگوں نے ان پر قبضہ کر لیا۔

پاکستان کی یہ مہم کہ بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر کرایا جائے اور ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق ان کو ملنے چاہئیں صرف اسی طرح مضبوط ہو سکتی ہے کہ جن لوگوں نے آگیں لگائے اور اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کرنے اور اسی طرح جانوں کو بھی نقصان پہنچانے میں حصہ لیا ہے انہیں سخت سزائیں دی جائیں۔ قانون کے مطابق — بغیر لومۃ لائم ان کے ساتھ سلوک کیا جائے۔

اس بات کا ذکر بھی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جو رپورٹیں آپ کے اخبار میں 10 جنوری 1993ء کو شائع ہوئی تھیں جن کا عنوان "پاکستان کو انسانی حقوق کے لئے ملزم گردانا جائے۔" تھا۔ اس کا ایک متعلقہ حصہ نیچے درج کیا جاتا ہے۔

"سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق پاکستان میں انسانی

باقی ص 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم نصیر احمد صاحب شاہد

سالٹ پانڈ غانا سے لکھتے ہیں:

خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ آپ مع اپنے رفقاء کار بخیر و عافیت ہوں۔ اور ہم سب خدام احمدیت کو حضور ایدہ اللہ کی توقع کے مطابق مقبول خدمتِ دین کی توفیق ملتی رہے۔

خاکسار عرصہ دو سال سے مشنری ٹریننگ کالج غانا میں متعین ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور آپکی مہربانی ہے کہ ہمارا پیارا مؤقر جریدہ الفضل ہم کو ربوہ سے دور باقاعدہ مل رہا ہے۔ اور یہ سلسلہ غالباً ستمبر ۱۹۹۲ء سے جاری ہے اس سے قبل جہاں کہیں بھی الفضل کے چند پرچے دکھائی دیتے تھے تو عام ذاتی مصروفیات کو چھوڑ کے ضرور پڑھ لیتا تھا۔ اور جب بھی اکرا (غانا) کسی کام کے لئے جانا پڑتا تو واپسی پر مکرم امیر صاحب تازہ پرچے عنایت فرما دیتے تھے۔ تو پڑھ کر جہاں تشنگی معلومات کم ہوتی تھی وہاں ربوہ سے فاصلہ بھی کم ہو جاتا تھا۔ اور اب جبکہ تقریباً ہر ہفتہ ایک بنڈل مل جاتا ہے تو ہم اسے پڑھ کر آپ کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو پاتے ہیں۔ پہلے صفحہ سے لے کر آخری تک جس ورائٹی سے مضامین و اقتباسات الفضل کے مختلف کالموں میں جڑے ہوتے ہیں کہ گویا علمی، اخلاقی اور روحانی مزا کے لئے چٹ پٹی چاٹ۔ اور اس "چاٹ" کی چاٹ واقعی بہت مفید ہے۔ بڑوں اور چھوٹوں کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے۔

ہمارے جامعہ کے قریب ہی سنٹرل ریجن کا مشن ہے۔ برادرم سمیع اللہ زاہد صاحب ریجنل مشنری ہیں۔ جب الفضل آتا ہے تو ہم تقسیم کر کے پڑھتے ہیں پھر پرچے تبدیل کر لیتے ہیں اس کے بعد احمدیہ سیکنڈری سکول بمقام اسارچر کے دو اساتذہ برادران رشید عاصم صاحب اور قادر صاحب کو دے دیتے ہیں۔ ہر دونوں نصرت جہاں کے تحت تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس طرح آپکا بھیجا ہوا الفضل صرف ہم تک محدود نہیں رہتا بلکہ استفادہ کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔

ایک دن برادرم مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد (مربی سلسلہ) کہہ رہے تھے کہ جب ہم پاکستان میں الفضل پڑھتے تو "ملکی و غیر ملکی خبروں" کے کالم کو بے سود گردانتے تھے۔ چونکہ اس سے پہلے وہ خبریں مختلف اخبارات سے تفصیلاً پڑھ چکے ہوتے تھے۔ لیکن یہاں آکر احساس ہوا ہے کہ یہ کالم کتنا مفید ہے۔ اب تو اس کو پڑھ کر ملکی خبروں کا علم ہو جاتا ہے۔ اور حالات کی ڈگر معلوم ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ آپکے تبصروں والا کالم جس میں ملکی و بین الاقوامی حالات و شخصیات کے بارے میں ٹھوس و مختصر مواد ہوتا ہے وہ بھی نہایت مفید ہے۔

اس کے علاوہ علمی مسائل علم بڑھانے اور تلقین عمل عمل کرنے کا شعور بڑھانے میں ممد و معاون ہوتے ہیں۔ پھر بہن کی طبع شعر و شاعری کا مذاق رکھتی ہے وہ بھی اپنی تشفی کے لئے کم از کم ایک چلو بھر لیتے ہیں۔

اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اقتباسات اور آپ کے ائمہ کے ارشادات ہیں جو تعلق ہوتا ہے اس سے اخبار بہت متوازن ہو جاتا ہے۔ الغرض ان سب بڑی بڑی باتوں سے لے کر "چھوٹی سی بات" تک آپکا ہمارا اور سب کا الفضل جب آتا ہے تو اپنی مختلف علمی اخلاقی اور روحانی خوشبوؤں سے ہمارے ذہن، روح اور ہمارے گھروں کے ماحول کو معطر کر دیتا ہے۔ جبھی تو اس کا انتظار رہتا ہے۔ ایک دن اپنے گھر سے خط کی شدید انتظار کے بعد برادرم سمیع اللہ صاحب زاہد خود ہی پوسٹ آفس گئے خط نہ آیا لیکن جب الفضل کا بنڈل دیکھا تو خوشی سے کہنے لگے۔ خط نہیں تو نہ سہی الفضل تو مل گیا ہے۔ جب ایک بنڈل پڑھ چکیں اور دوسرا آنہ رہا ہو تو بے چینی طبعی ہے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں ابھی الفضل نہیں آیا؟ اگر ایک دو دن زیادہ گذر جائیں تو پھر تسکین کے لئے پرانے ہی دوبارہ پڑھنے شروع کر دیتے ہیں۔ دعا ہے "الفضل" ہاں ہمارا الفضل روز بروز تعلیم و تربیت اور صحافت کے لحاظ سے ترقی کرتا رہے۔ اور ہم سب حقیقی طور پر اس سے استفادہ کرنے والے بنیں۔ سب قارئین کرام کو سلام اور دعا کی درخواست۔

مکرمہ طیبہ حبیب صاحبہ

گلوسسٹر - اونٹاریو - کینیڈا سے لکھتی ہیں:

قبل ازیں محترم ابا جان (میرے خسر مولوی روشن دین احمد صاحب) آپ کی خدمت میں عریضے تحریر کرواتے رہے ہیں۔ عاجزہ کو خود لکھنے کا کبھی موقعہ نہیں ملا چونکہ محترم ابا جان کو آپ سے بہت عقیدت ہے اس لئے میرے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ اب جبکہ وہ خود ہسپتال میں ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست کر دوں۔

یکم مارچ کو محترم ابا جان کو گھٹنے کے اپریشن کے سلسلہ میں ہسپتال داخل کروایا گیا۔ تین مارچ کو گھٹنے کا اپریشن ہوا جو بفضل خدا کامیاب رہا۔ مگر اب کچھ اور عوارض کے ابھرنے سے طبیعت بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے معدہ کچھ بھی قبول نہیں کر رہا۔ کوئی چیز (صرف پانی یا جوس ہی دیتے ہیں ابھی ٹھوس غذا کی اجازت نہیں) بھی دی جائے فوراً قے کر دیتے ہیں جو گہرے سبز رنگ کی ہوتی ہے۔ آج ڈاکٹرز نے فیصلہ کیا ہے کہ معدہ واش کر کے دیکھیں۔ چار بوتل خون بھی دیا جا چکا ہے امید ہے آپ ضرور دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

عطیہ برائے گندم

گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ ان مستحقین کی تعداد ہر سال کافی ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ اضافہ بھی ہو رہا ہے۔ اس کارِ خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ اس کارِ خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ ۵۰/۵ نمبر ۳/۱۸۱ نمبر معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم
جلسہ سالانہ ربوہ

ربّ کریم - ہمارا مشکل کشا

مکرمہ شمیم سرور صاحبہ دار العلوم غربی ربوہ سے لکھتی ہیں:-

آج سے ۱۲ سال پہلے کا واقعہ ہے جو مجھے آج بھی اسی طرح یاد ہے گویا کل کی بات ہو۔ میں نے مکان بنوایا۔ آخر میں آکر پیسوں کی کمی ہو گئی۔ اسی دوران ایک ضرورتمند عورت کو قرض بھی دے دیا۔ ساتھ ہی اپنے حالات بتا دیئے کہ وقت پر ادا کر دینا لیکن وہ وقت پر ادا نہ کر سکی۔ ایک دن گھر کی لائٹیں فیوز ہو گئیں نیا گھر بنا تھا۔ ایسا ہو جاتا تھا۔ میں مجبور ہو کر اس بہن کے گھر گئی کہ اپنے پیسے واپس لوں۔ جب اس کے گھر کے دروازے تک پہنچی تو کھڑی رہی اور دستک نہ دی۔ سوچتی رہی کہ اس سے پیسے کیسے واپس مانگوں؟ آخر بغیر دستک دیئے واپس آگئی۔ راستے میں اپنے مولا سے کہا کہ اب کیا کروں؟ میں تو اپنا دیا ہوا پیسہ بھی واپس نہیں مانگ سکتی۔ تو تو کہتا ہے کہ اے بندے مجھ سے مانگ آج اسی وقت مجھے دے۔ کیونکہ میری نظر میں اب کوئی جگہ نہیں جہاں سے میں جا کر مانگ سکوں۔ گھر آکر ایک جگہ اسی غم اور فکر میں بیٹھ گئی اور دعا کرتی رہی۔

اسی دوران میری بیٹی کالج سے آئی۔ مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ وہ کب آگئی اس نے کپڑے بدلنے کے لئے اپنا بکس کھولا تو کپڑے نکالتے ہوئے ۱۰۰ اور ۵۰ کے کئی نوٹ گرنے لگے۔ اس نے آواز دی۔ امی جان! میرے بکس میں آپ نے پیسے رکھے ہیں؟ میں اندر آئی تو دیکھا کہ سو سو اور پچاس پچاس کے کئی نوٹ بکھرے پڑے ہیں۔ میں سجدہ میں گر گئی۔ میں بتا نہیں سکتی کہ میرے مولا کی محبت میں میری کیا کیفیت ہوئی۔ مولا کریم کے اس فضل کو میں آج تک نہیں بھول سکی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کے ذریعے سچے خدا کی جو نعمت دی ہے یہ سب اسی کی برکت ہے کہ ہمیں خدا کی طرف سچا رجوع کرنے کی توفیق ملتی ہے

جب انسان صبر سے کام لے تو اس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے۔ انسان کو چاہیئے جو کام کرے خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔

چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں۔ اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔ میرے دوست جو میرے پاس قادیان میں رہتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تمام انسانی قویٰ میں اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس نیک جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی مل کر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے۔ یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو یا کسی اور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جائے لہٰذا ہم پر یہ واجب اور فرض ہو گا کہ اگر ہم کسی کی نسبت کوئی شکایت سنیں گے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرائض کو عمداً ضائع کرتا ہے یا کسی ٹھٹھے یا بیہودگی کی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی اور قسم کی بدچلنی اس میں ہے تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائے گا اور پھر وہ ہمارے ساتھ اور ہمارے دوستوں کے ساتھ نہیں رہ سکے گا۔

ابھی میں نے چند ایسے آدمیوں کی شکایت سنی تھی کہ وہ پنج وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے۔ اور بعض ایسے تھے ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور ہنسی اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا کہ وہ پرہیزگاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں اس لئے میں نے بلاتوقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے کہ تا دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔ اگرچہ شرعی طور پر ان پر کچھ ثابت نہ ہوا لیکن اس کارروائی کے لئے اسی قدر کافی تھا کہ شکی طور پر ان کی نسبت شکایت ہوئی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ راستبازی میں ایک روشن نمونہ دکھلاتے تو ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص ان کے حق میں بول سکتا۔ میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگ درحقیقت ان لوگوں میں سے نہ تھے جنہوں نے راستبازی کی تلاش میں ہماری ہمسائیگی اختیار کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک کھیت جو محنت سے تیار کیا جاتا اور پکایا جاتا ہے اس کے ساتھ خراب بوٹیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو کاٹنے اور جلانے کے لائق ہوتی ہیں۔ ایسا ہی قانون قدرت چلا آیا ہے جس سے ہماری جماعت باہر نہیں ہو سکتی اور میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جو حقیقی طور پر میری جماعت میں داخل ہیں ان کے دل خدا تعالیٰ نے ایسے رکھے ہیں کہ وہ طبعاً بدی سے متنفر اور نیکی سے پیار کرتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی زندگی کا بہت اچھا نمونہ لوگوں کے لئے ظاہر کریں گے۔ والسلام ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد۔ از قادیان ضلع گورداسپور

○ مکرم منظور احمد شاد صاحب کا (ونڈسر کینیڈا) میں گردے کا اپریشن ہونا ہے۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم شیخ محمد امین صاحب آف اوکاڑہ حال امریکہ بقضائے الٰہی ۲۸ مارچ ۹۳ء کو وفات پا گئے۔ ان کے بیٹے شاہد امین صاحب ان کا جنازہ ربوہ لائے۔ مورخہ ۳ اپریل ۹۳ء کو بعد ظہر بیت مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں ان کی تدفین ہوئی۔ اور مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔ آپ مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ابن مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب کے خسر تھے۔

○ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیوہ محمد حسین صاحب آف وزیر آباد بقضائے الٰہی مورخہ ۲۵ مارچ ۹۳ء کو موضع رام کور نزد حافظ آباد میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ موضع رام کور میں اکیلی احمدی تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے ان کا جنازہ اگلے روز بروز جمعہ ۲۶ مارچ ۹۳ء کو ربوہ لایا گیا۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محمد رفیع احمد ایم اے بی ایڈ نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے۔

بقیہ: صفحہ ۵

حقوق کی بہت زیادہ خلاف ورزی ہوتی ہے۔ انسانی حقوق کا دعویٰ کرنے والوں نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے کہ احمدیوں کے خلاف مذہبی تعصب کی وجہ سے کارروائیاں ہوتی ہیں اور یہ کارروائیاں جاری ہیں" آخر پر میں احباب کی ضمیر کو اپیل کروں گا کہ وہ مذہبی اور فرقہ وارانہ اختلافات سے بالا ہو کر روشن دماغی اور غور و فکر کے ساتھ معاملہ فہمی کو اپنائیں اور اسی کے ساتھ بہتر طریق پر نئی صدی میں داخل ہوں۔

ولادت

○ مکرم عبد الوحید صاحب سابق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ ان کے درجات بلند کرے) ابن مکرم عبد الحمید صاحب امیر پارک گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا کیا ہے حضور انور نے ازراہِ شفقت بچے کا نام اسامہ وحید عطا فرمایا ہے۔

احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس "روحانی خزائن" کے کاتب ان دنوں بیمار اور صاحب فراش ہیں ذہنی کمزوری میں بھی مبتلا ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد صاحب المنیب پولی کلینک بھاگے چیمہ ضلع سیالکوٹ کے برادر نسبتی مکرم عباس خان صاحب امتیاز کو لاہور میں موٹر سائیکل کے حادثہ میں سر اور ٹانگ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم ڈاکٹر شعیب ابراہیم صاحب ابن مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ فائزہ اسلم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم خان صاحب (اسلام آباد) (جو کہ ڈاکٹر محمد انور خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی پوتی ہیں) مورخہ ۲۹ جنوری ۹۳ء کو مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الذکر اسلام آباد میں مبلغ اکسٹھ ہزار ۶۱،۰۰۰/- حق مہر پر پڑھایا۔

○ مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ (کینال گلبرگ (لاہور) ابن مکرم رحمت اللہ زبیدی صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ بشریٰ شفیع صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع صاحب ٹاؤن شپ لاہور مورخہ ۲۶ مارچ ۹۳ء کو مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر پڑھایا۔

○ مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری جمال احمد صاحب ۲۵۶ جناح کالونی بہاولنگر کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۸ جنوری ۹۳ء کو مکرم مولانا حکیم محمد اسلم فاروقی صاحب نے ہمراہ محترمہ عفت منیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اگلے روز مکرم چوہدری جمال احمد صاحب نے دعوت ولیمہ کی۔

○ محترمہ فضل ربی رحمان صاحبہ بنت مکرم عبد الرحمان صاحب دہلوی آف کینیڈا کا نکاح ۱۲ فروری ۱۹۹۳ء کو احمدیہ ہال کراچی میں مکرم مربی صاحب نے ہمراہ مکرم قاضی رشید الدین صاحب ابن قاضی قاضی کلیم الدین صاحب کراچی پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۵ راپریل ۔ دن کو گرمی کا احساس ہونا شروع ہو گیا ہے۔ کہیں کہیں پنکھے چلنے لگ گئے ہیں۔ تاہم علی الصبح سردی کا احساس ہوتا ہے۔

○ سرحد میں سیاسی گرمی مزید بڑھ گئی بتائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پشاور پہنچتے ہی میر افضل کی سیاست دانوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ راستہ میں مردان رکے اور اعظم ہوتی سمیت اے این پی کے دیگر رہنماؤں سے بھی ملاقات کی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ اسلام آباد میں صورت حال انتہائی غیر یقینی ہے۔ حکومت کی جانب سے مفاہمت کے لئے کی گئی کوششوں کے باوجود کشیدگی موجود ہے۔ اب مصالحتی کوششیں تیز ہوتی دکھائی دے رہی ہیں

○ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ صدر مملکت دیوار ہیں دل کی بات نہیں بتاتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قوم حکومت اور اپوزیشن دونوں سے مایوس ہو چکی ہے۔ انتخابی ڈھانچہ نہ بدلا تو پرانے چہرے پھر آجائیں گے۔

○ "سفر شہادت" کے قافلے کنٹرول لائن کی طرف چل پڑے ہیں اس سلسلے میں سینکڑوں گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ قافلے روکنے کیلئے بتایا گیا ہے کہ کئی پہاڑ دھماکوں سے اڑا دیئے گئے۔ مظفر آباد سے ہزاروں افراد نے قافلے کو رخصت کیا۔ شہر کے تمام کاروباری ادارے بند رہے۔

○ ڈائریکٹر جنرل پلاننگ نے بتایا ہے کہ تین سال تک ٹیلیفون کال کے نرخ نہیں بڑھیں گے۔ کسی فیس میں بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اور کہ محکمہ جون کے بعد کسی سڑک کا آپریشن نہیں کرے گا۔

○ صدر مملکت غلام اسحٰق خان اور وزیراعظم محمد نواز شریف کے درمیان جو سرد جنگ جاری ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس کے سلسلے میں وزیراعظم نے صدر کو تجاویز پیش کر دی ہیں۔ اتوار کے روز وزیراعظم کی صدر اسحٰق سے ایک اہم ملاقات ہوئی۔ صدر نے آٹھویں ترمیم اور جمہوری عمل جاری رکھنے کے موقف کا اظہار کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ تمام حلقے ذمہ دارانہ رویہ اپنائیں گے۔ صدر نے وزیراعظم کی تجاویز بغور سنیں۔ اسی سلسلے میں بعض دیگر وفاقی وزراء نے بھی صدر مملکت سے ملاقات کی۔

○ پاکستان آرمی کے کمانڈروں کی کانفرنس دوسرے روز بھی جاری رہی یہ کانفرنس جنرل ہیڈ کوارٹرز میں ہوئی اس کی صدارت چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کی۔ زیادہ تر مستقبل میں فوج کو جدید بنانے اور متعدد فلاحی منصوبوں پر غور کیا گیا۔

○ مسلم لیگ نے صدر اسحٰق کو صدارتی امیدوار نامزد کیا ہے۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں نامزدگی کی تجویز وزیراعظم نواز شریف نے پیش کی۔ جس کی توثیق وزراء نے کر دی۔ اس اجلاس میں جمعیت علمائے پاکستان اور عوامی نیشنل پارٹی کے وزیروں نے بھی شرکت کی۔

○ بتایا جاتا ہے کہ حکومت کی تبدیلی کے سلسلے میں اپوزیشن رہنماؤں میں بھی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ پی ڈی اے۔ این ڈی اے اور اسلامی جمہوری محاذ کے رہنما اسمبلیوں کا خاتمہ چاہتے ہیں جبکہ حامد ناصر چٹھہ کی قیادت میں مسلم لیگی گروپ اسمبلی کے اندر سے تبدیلی چاہتا ہے۔ غلام مصطفٰے جتوئی نے اتفاق رائے کے لئے کوشش کی جو نتیجہ خیز نہیں ہوئی۔

○ سینیٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ عالمی امن کی بقا کے لئے مسئلہ کشمیر کا پرامن حل ضروری ہے۔ انہوں نے برطانوی امن کمیٹی سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ باہمی مفاد کے لئے پاکستان میں سرمایہ کاری کرے۔

○ بوسنیا کے بارے میں پاکستان کی جانب سے سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس بلائے جانے کی درخواست۔ بوسنیا کے زیر محاصرہ شہر کے ساٹھ ہزار سے زیادہ مقیم شہر بدر اور بے گھر ہو گئے ہیں۔ ہائی کمشنر برائے اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ سبرانیکا کے باشندوں کی زندگی بچانے کے لئے فوری اور سخت اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ بمبئی میں جن دو مسلمان بھائیوں پر بم کیس میں الزام عائد ہوتا ہے وہ اس وقت افغانستان میں پناہ گزین ہیں۔

○ افغانستان کے نامزد وزیراعظم گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ انہیں پرانی کابینہ کو برطرف کرنے اور نئی کابینہ تشکیل دینے کا حق حاصل ہے۔ لیکن صدر برہان الدین ربانی نے حکمت یار کے اس فیصلے کو کہ پرانی کابینہ رد کی جاتی ہے کالعدم قرار دے دیا ہے صدر کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ حکمت یار کو ایسا کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ پرانی کابینہ کو برطرف کر دے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے برطانوی پارلیمنٹ کی اس سلسلے میں تعریف کی ہے کہ وہ کشمیر کا مسئلہ جلد از جلد حل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ اس بات میں دلچسپی لے رہے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر میں مظالم کئے جا رہے ہیں۔

○ صدر امریکہ بل کلنٹن صدر روس بورس یلسن کی بھرپور مدد کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مدد عام طور پر مستقبل میں امریکہ کے لئے ہی مفید ثابت ہوگی وہ اس مدد کا دائرہ وسیع کرنا چاہتے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے نئے چیف جسٹس کے تقرر کا معاملہ قانونی حلقوں میں بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ چیف جسٹس محمد افضل ظلہ ۱۸۔ اپریل کو ریٹائر ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آئین میں چیف جسٹس کے لئے سینیئر ترین جج ہونے کی شرط نہیں ہے۔

○ اکنامک ریویو نے کہا ہے کہ آئندہ بجٹ کا خسارہ ۱۰۹ بلین روپے ہو جائے گا۔ اور کہ تجارتی خسارے سے ملک کے مالیاتی مسائل مزید ابتر ہو جائیں گے۔

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن ۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے۔ امتحانات کے بعد بیکار رہنے کی بجائے ہنر سیکھئے۔ آپ کے کام آئے گا۔

منظور شدہ
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ — طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
رانا مدثر احمد ۴ بجے ۸½ بجے شام

راولپنڈی اسلام آباد میں معیار اور کفایت کے لئے فریج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر، واشنگ مشین، ہیٹر، چولہے اور پنکھے۔

احمد برادرز شہناز پلازا چاندنی چوک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی فون ۴۲۰۹۵۸

سرکن اور اپھارہ

نیز حیوانات کی دیگر امراض مثلاً بندش، سوزش پستان، ٹک، جلدی خرابی، بجیر، چیچک، داہ، زہرباد، جانوروں کا بخار اور تھنوں میں ناڑ گلٹی پیدا ہونا وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات حیوانات CURATIVE VETERINARY MEDICINES دستیاب ہیں۔

لٹریچر مفت (بذریعہ ڈاک ایک روپیہ کا ٹکٹ بھجوا کر طلب کریں۔
وٹرنری ڈاکٹرز فری سیمپلز اور لٹریچر براہ راست کمپنی سے طلب کریں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۷۷۱

پتہ

حبوب مفید اٹھرا — ۱۵ گرام ۱۶/- ، ۶۰ گرام ۴۸/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے
زدجام عشق خاص ۴۸۰/- روپے
روشن کاجل ۵/- روپے
تریاق معدہ ۱۰/- روپے ، ۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
فون: ۶۳۴ فیکس: ۵۳۴ - ۰۴۵۲۴